السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس حدیث سے کیا مراد ہے؟

«وَاللّٰہِ مَا أَخَافُ عَلَیْکُمْ أَنْ تُشْرِکُوا بَعْدِي» البخاری **1344** ومسلم **(2296**

"اللہ کی قسم مجھے اپنے بعد تم پر شرک کا کوئی خوف نہیں"

شرکیہ عقائد کے حامل بعض لوگ اس حدیث کو بطور دلیل استعمال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ امت محمدیہ میں شرک ہو ہی نہیں سکتا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث میں امت کے شرک میں مبتلا ہونے کی نفی نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ پوری کی پوری امت کبھی شرک میں مبتلا نہیں ہوگی، بلکہ ہر دور میں کچھ لوگ ایسے موجود رہیں گے جو شرک سے بچنے والے ہونگے۔ جبکہ کچھ لوگ شرک بھی کریں گے، جیسا کہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے:

«لاتقوم الساعة حتی تلحق قبائل من أمتي بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من أمتي بالأوثان»

''قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک میری اُمّت کے قبائل مشرکین سے نہ مل جائیں اور یہاں تک کہ میری اُمت کے قبائل بتوں کی عبادت نہ کریں۔''

اس حدیث میں بھی اُمت کے افراد میں شرک کے پائے جانے کا واضح ثبوت ہے اور اس کو قربِ قیامت کے ساتھ خاص قرار دینا حدیث میں معنوی تحریف کے مترادف ہے۔

دوسری جگہ آپ نے فرمایا:

«لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّی تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلَی ذِي الْخَلَصَةِ» البخاری **7116** ومسلم **2906**

اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک قبیلہ دوس کی عورتوں کی سرینیں ذی الخلصہ بت کے گرد طواف نہیں کریں گی۔

اس حدیث میں بھی اُمت کے افراد میں شرک کے پائے جانے کا واضح ثبوت ملتا ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:

الَّذينَ ءامَنوا وَلَم يَلبِسوا إيمـٰنَهُم بِظُلمٍ أُولـٰئِكَ لَهُمُ الأَمنُ وَهُم مُهتَدونَ **۸۲** .... سورة الانعام

''وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی، انہی کے لیے امان اور وہی راہ پر ہیں۔''

اس آیتِ مبارکہ میں ظلم سے مراد شرک ہے جس کی وضاحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں سیدنا عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں:

جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ''جن مؤمنین نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم نہیں کیا'' تو صحابہ کرام اس آیت سے بہت پریشان ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: ''ہم میں سے کون شخص ہے جو ظلم نہیں کرتا؟'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس آیت کا مطلب یہ نہیں ہے (جو تم سمجھے) بلکہ اس آیت میں ظلم سے مراد شرک ہے جس طرح لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''اے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، یقیناً شرک کرنا ظلم عظیم ہے۔

یہ آیت ایمان والوں سے متعلق ہے۔ اسی لیے صحابہ نے اسے اپنے متعلق سمجھ کر پریشانی کا اظہار کیا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظلم کے مفہوم کو واضح کیا اور اُمت میں شرک کے وجود کو ردّ نہیں فرمایا بلکہ باقی رکھا اور نہ ہی اسے قربِ قیامت کے ساتھ خاص قرار دیا۔ لہٰذا اس آیت میں شرکِ اکبر کی بات ہے اور اُمت میں اس کے وجود کا اثبات بھی۔

مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ امت مسلمہ کے بعض افراد میں شرک کا وقوع ہوگا، اگرچہ عمومی طور پر ساری امت اس میں مبتلا نہ ہوگی۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب